بریلوی عقیدہ مختار

مختارِ کل کی حقیقت



بریلوی عقیدہ مختار کل کی حقیقت

مولف
احتشام انجم شامی



''ان کلمات سے ابلیس نے آدم علیہ السلام کی ڈبل توہین کی آپ کو بشر کہا پھر خاکی کہا۔

(مقیاس الحنفیت صفحہ ۲۳۸)

لیجیے احمد رضا پر توہین نبوت کا فتوی لگ گیا اور توہین نبوت کفر ہے۔

خلاصہ یہ نکلا کہ بشریت کا انکار بھی کفر اقرار بھی اور لباسِ بشری کا عقیدہ بھی کفر۔

بریلوی عقیدہ مختارِ کل

عقیدہءِ علمِ غیب کی طرح ہم اس عقیدہ کی وضاحت کیئے دیتے ہیں۔

بریلوی دعوے

مولوی احمد رضا خان لکھتے ہیں:

''حضور ﷺ ہر قسم کی حاجت روائی فرما سکتے ہیں دنیا و آخرت کی سب مرادیں حضور ﷺ کے اختیار میں ہیں۔''

(برکات الامداد ص۸)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

''احکام شریعت حضور سید عالم ﷺ کے سپرد ہیں۔ جو بات چاہیں ناجائز فرما دیں۔ جس چیز یا جس شخص کو جس حکم سے چاہیں مستثنی فرما دیں''

(الامن والعلی صفحہ ۱۳۱]

ایک جگہ لکھتے ہیں:

''رسول کے حکم دینے سے کام فرض ہو جاتا ہے اگرچہ فی نفسہ خدا کا فرض نہ تھا ایک مباح و جائز امر تھا''

(الامن والعلی صفحہ ۱۳۰)

مولوی امجد علی لکھتے ہیں؛

''حضور اقدس اللہ عزوجل کے نائب ہیں تمام جہان حضور کے تحت تصرف کر دیا گیا ہے جو چاہیں کریں جو چاہیں دیں جس سے جو چاہیں واپس لیں۔ تمام جہان میں ان کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں۔ تمام زمین انکی ملک ہے تمام جنت انکی جاگیر ہے ملکوت السموت والارض حضور کے زیر فرمان جنت و نار کی کنجیاں دست اقدس میں دے دی گئیں۔ رزق و خیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں۔ احکام تشریعہ حضور کے قبضہ میں کر دیئے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرما دیں اور جس کے لئے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں معاف فرما دیں''

(بہار شریعت

مولوی احمد رضا صاحب لکھتے ہیں:

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

(حدائق بخشش حصہ اول صفحہ ۲)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو
کن اور سب کن مکن حاصل ہے یا غوث

(حدائق بخشش حصہ ۲ صفحہ ۹)

یہ تو حضرت جیلانی علیہ الرحمہ کے اختیار بھی احمد رضا نے واضح کر دیئے۔
مفتی احمد یار نعیمی کہتے ہیں:

''حضور ﷺ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ جس کے لئے چاہیں اس کی زندگی

ہی میں توبہ کادروازہ بند کردیں کہ وہ توبہ کرے اور قبول نہ ہو اور جس
کے لئے چاہیں بعد موت بھی توبہ کادروازہ کھول دیں اور اس کو زندہ
فرماکر مسلمان کردیں۔"

(سلطنت مصطفی ص ۴۷)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

"اس طرح اپنے مقبول انسانوں کے سپرد بھی عالم کا انتظام کیا اور ان کو
اختیارات خصوصی عطا فرمائے"

(جاءالحق صفحہ ۲۰۵)

ایک اور صاحب لکھتے ہیں:

"رسول اللہ کو پوری خدائی طاقت دی گئی ہے۔ جب ہی تو خدا کی طرح
مختار کل ہیں اور نائب کل"

(شرح استمداد صفحہ ۶)

مفتی احمد یار لکھتے ہیں:

"خدا جسکو پکڑے چھڑائے محمد
محمد جس کو پکڑے نہیں چھوٹ سکتا"

(رسائل نعیمیہ صفحہ ۱۶۴)

آپ حضرات نے رضاخانیوں کے دعوے تو پڑھ لئے اب اس کے خلاف دعوے
بھی دیکھیں۔

مفتی احمد یار نعیمی لکھتے ہیں:

"کلی اختیارات اور مکمل علم غیب پر خدائی دارومدار ہے"

(مواعظ نعیمیہ صفحہ ۲۷۳)

لیجئے یہ مفتی صاحب کافتویٰ سب مولویوں پر لگ گیا جن کے دعوے آپ پڑھ چکے ہیں اور سب لوگ مختارِکل کا عقیدہ رکھ کے مشرک ہوئے۔

؎اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

خواجہ غلام فرید صاحب جن کو بریلوی اپنا اکابر تسلیم کرتے ہیں ان سے کسی نے بارش کی دعا کے لئے عرض کیا تو فرمایا''

میں تو بہت چاہتا ہوں لیکن سب چیز خدا کے اختیار میں ہے''

(مقابیس المجالس ۸۰۸)

اسی طرح پیر مہر علی صاحب فرماتے ہیں؛

''نہ حصول خیر کسی کے ہاتھ میں ہے اور نہ دفع ضر کسی کے اختیار میں جو کچھ بھی ہے خداوند تعالیٰ کے ہاتھ میں''

(مہر منیر)

مفتی اقتدار نعیمی لکھتے ہیں:

''تقدیر مبرم انبیاء کی دعا خصوصیہ سے بھی نہیں ٹلتی''

(تفسیر نعیمی جلد ۱۶ص ۲۷۳)

مولوی عبدالمالک لکھتے ہیں:

''اے محمد یہ ضروری نہیں کہ جس کو تم دوست رکھو وہ ہدایت پر آجائے بلکہ یہ امر خدا کے اختیار میں ہے جسکو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے''

(شرح کبیر صفحہ ۱۰۳)

مولوی ابوالحسنات قادری لکھتے ہیں:

''آدم علیہ السلام نے فرمایا حکم الٰہی کے خلاف نہ ہوگا۔ مجھے ترمیم کا کوئی اختیار نہیں۔''

(اوراقِ غم ص ۷)

پیر نصیر الدین نصیر صاحب گولڑوی لکھتے ہیں:

''اللہ کا غیر دینے پر قادر ہے نہ روکنے پر دفع ضرر پر قادر ہے نہ تحصیل نفع پر۔ کیوں کہ وہ خود اپنی جانوں کے لئے کسی نفع اور نقصان کے مالک نہیں۔''

(اعانت واستعانت کی شرعی حیثیت ص ۹۴)

مولانا کرم الدین دبیر صاحب جن کو بریلوی اپنا اکابر مانتے ہیں وہ لکھتے ہیں:

''یہ مسلم امر ہے کہ موت وحیات خدا کے اختیار میں ہے کسی انسان کو اس کا اختیار نہیں دیا گیا۔ لیکن یہ شیعہ کا اعتقاد ہے کہ آئمہ اہلبیت کو موت و حیات پر کلی اختیار تھا''

(آفتاب ہدایت ۱۶۹)

تو آپ نے دیکھا کہ بریلوی حضرات لوگوں کو شیعہ بنانے پر تلے ہیں۔

شیخ جیلانی علیہ الرحمہ شیعہ کے فرقہ مفوضہ کا عقیدہ یوں لکھا ہے کہ جو مفوضہ ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے تدبیر خلق کا مسئلہ آئمہ کے سپرد کر دیا ہے

(غنیۃ الطالبین جلد ۱ ص ۱۸۲ قدیم)

مولوی محمد صادق نقشبندی لکھتے ہیں:

''سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ حضور حضرت رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئے اور انکی آنکھوں میں آنسو تھے اور یہ کہتے تھے کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اپنے چچا کو باہر پھینکا اور چچا کے بیٹے کو اندر بلایا تو آپ نے فرمایا چچا میں مامور ہوں مجھے اس امر کا اختیار نہیں

(تاریخ مدینہ ص ۱۱۴)

احمد رضا کے ابا لکھتے ہیں:

''آپ نے چاہا کہ ابو طالب کی بخشش کے واسطے دعا کریں حکم آیا پیغمبر اور مسلمانوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کے لئے اگر چہ وہ ان کے رشتے دار ہوں دعا کریں استغفار کریں۔اے عزیز وہ حاکم ہے محکوم نہیں، غالب ہے مغلوب نہیں۔مالک ہے تابعدار نہیں۔اگر تیری دعا قبول نہ فرماوے۔تجھے ناخوشی اور غصے یا شکایت اور شکوے کی مجال کب ہے۔جب خاصوں کے ساتھ یہ معاملہ ہے کہ جب چاہتے ہیں عطا کرتے ہیں جب چاہتے ہیں منع فرمادیتے ہیں تو تو کس شمار میں ہے کہ اپنی بات کا اصرار کرتا ہے۔''

(الکلام الاضح ص ۳۰۸)

مفتی احمد یار لکھتے ہیں:

''آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں پہاڑ کو سونا بنانے یا خلق اشیاء پر قدرت نہیں رکھتا''

(مواعظ نعیمیہ حصہ ۲)

مفتی مظہر اللہ لکھتے ہیں:

''تم کو عذاب الٰہی سے ڈرایا جاتا ہے تو ڈھیٹ بن کر اس عذاب کی جلدی کرتے ہو وہ عذاب میرے اختیار میں نہیں وہ اللہ کے اختیار میں ہے''

(تفسیر مظہر القرآن جلد ۱ ص ۳۸۵)

علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

''مجھے اس عذاب کے نازل کرنے یا اس کو مقدم او رموخر کرنے پر

قدرت نہیں ہے اور اگر بالفرض یہ معاملہ میرے اختیار میں ہوتا وہ میں
تمہارے مطالبہ عذاب کو لا چکا ہوتا''

(تبیان القرآن صفحہ ۵۹۴ جلد ۳)

آپ نے دیکھ لیا یہ بریلوی حضرات نبی ﷺ کو تمام اختیار کا مالک نہیں مان رہے
علامہ سعیدی لکھتے ہیں:

''دوسری قسم وہ ہے جو نبی کا فعل نہ ہو۔لیکن اس کا کسی وجہ سے نبی سے
تعلق ہو۔حضور ﷺ پر کلام الہی کا نزول یا پتھر کا حضرت موسی علیہ السلام
کے کپڑے لے بھاگنا یہ معجزے ہیں۔لیکن ان کے اظہار میں حضور
ﷺ یا حضرت موسی علیہ السلام کے اختیار کا کوئی دخل نہ تھا''

(مقالات سعیدی)

احمد رضا صاحب لکھتے ہیں:

''اور اگر تم انکی ہدایت کی حرص کرو تو بے شک اللہ ہدایت نہیں دیتا جسے
گمراہ کرے''

(کنزالایمان النحل نمبر ۳۷)

ایک جگہ یوں لکھا:

''بے شک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کر دو۔ہاں اللہ
ہدایت فرماتا ہے''

(کنزالایمان القصص نمبر ۵۶)

جس ترجمہ پر ناز تھا اسی نے مسلک کی نیا ڈبو دی۔
بریلوی مفتی فیض احمد اویسی لکھتے ہیں:

''آپ کی لاعلمی اور عدم اختیار ثابت کرنا جاہلوں یا نبوت کے گستاخوں کا

کام ہے۔''

(لاعلمی بیں علم صفحہ ۱۵)

لیجیے ان منکروں پر گستاخ رسول کا فتوی لگ گیا۔اور جو تمام اختیار مانتے ہیں ان پر مشرک اور شیعہ ہونے کے فتوے ہیں۔

مفتی امین صاحب فیصل آبادی لکھتے ہیں:

''اللہ کے پیارے حبیب ﷺ کی ذات ستودہ صفات میں عیب تلاش کرنا ہوگا کہ نبی کو فلاں چیز کا علم نہیں فلاں چیز کا اختیار نہیں''

(دوجہاں کی نعمتیں ص۳۹)

ان کے مطابق جو یہ کہے کہ نبی ﷺ کو فلاں چیز کا اختیار نہیں وہ نبی کو عیب لگاتا ہے اور نبی کو عیب لگانا کفر ہے۔تو ان کے فتوے سے وہ سب کافر ہوئے جن کے حوالے پیش ہوئے۔

آپ نے دیکھا کہ یہ بدعتی عقیدے جیسے مسئلہ پر متفق نہیں۔کوئی ایران کی تو کوئی توران کی بات کرتا ہے۔

بریلوی عقیدہ حاضر وناظر

بریلویوں کے عقیدے پیٹ کے گھڑے عقیدے ہیں اس لئے تو آج تک یہ ایک بات پر متفق نہ ہوسکے۔کوئی ایران کی تو کوئی توران کی ہانکتا ہے۔

ان کا عقیدہ حاضر وناظر بھی اسی پیٹی عقیدہ میں سے ایک ہے۔

یہ بات ڈھکی چھپی نہیں کہ انہوں نے اپنے عقائد شیعہ حضرات سے چوری کیے ہیں۔اس بات کی تائید خود بریلوی حضرات ے گھر سے پیش خدمت ہے۔

بریلوی عقیدہ قطعی ہے یا ظنی